

اردو

دليل الحجاج والمعتمر



رہنمائے حج اور عمرہ

اعداد
طلال بن احمد العقيل



میقات: احرام باندھنے کی جگہیں

حج اور عمرہ کا طریقہ

یوم ترویہ

یوم عرفہ

مزدلفہ

قربانی کا دن

ایام تشریق

خواتین کے مخصوص مسائل

اہم فتوے

مسجد نبوی کی زیارت کا طریقہ

دعا



مقدمہ محترم شیخ
صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ
وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوت و ارشاد



رہنمائے حج اور عمرہ

اعداد طلال بن احمد العقیل

ترجمہ یا سر عبد القادر الجابری - ابوالس حافظ عبد الحفیظ مدنی



مقدمہ محترم شیخ

صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوت و ارشاد

شروعی سرایع

- کتاب التفتیح والایضاح
- کتاب صفة الحج والعمرة
- کتاب الاحکام مختصر بالمناجات
- کتاب حصن المسلم
- سادہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ
- سادہ شیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ
- ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان وفقہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ سعید بن وحیف القحطانی وفقہ اللہ

طلال بن احمد العقیل، ۱۴۲۳ھ

قہرستان مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ التناہ النشر

العقیل، طلال بن احمد
دلیل الحاج والمعتمر - ج ۵
۸۰ صفحہ، ۱۲-۱۷۰ اسم
ردمک: ۹-۹۶۴-۴۱-۹۹۶۰

۱- الحج - مناسک
۲- العمرة
۱- العنوان
دیوبی ۲۵۲.۵
۲۳/۳۹۱۷

رقم الإيداع: ۲۳/۳۹۱۷
ردمک: ۹-۹۶۴-۴۱-۹۹۶۰

حقوق الطبع محفوظہ
ہاتف ۶۳۹۱۸۰۰ فاکس ۶۹۸۶۳۵۵ جوال ۰۵۰۵۶۴۸۶۵۹
ص. ب. ۱۸۴۵۵ جڈہ ۲۱۴۱۵
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

میں اللہ بزرگ و برتر سے توفیق اور درگاہ کا طالب ہوں...

طلال بن احمد العقیل

مملکت سعودی عرب پوسٹ بکس: ۱۸۳۵۵-جڈہ: ۲۱۴۱۵-فاکس: ۶۹۸۶۳۵۵-



الْحَجُّ أَشْهُرٌ مُّتَدَلِّمَةٌ لِّمَن وَجَّهَ إِلَيْهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَلَا رَمَّ وَلَا سُؤْفَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ حَيْثُ
 بَعَثْنَا اللَّهُ وَسُورُوا وَأَقَامَ خَيْرَ الْأَوَاقِفِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ وَالْقَوَائِمِ
 تَبَتَّعُوا أَفْضَلًا مِنْ رِيحِكُمْ فَإِذَا أَنْفَسْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْرِقِ الْعَرَاءِ
 وَأَذْكُرُوا كَمَا هَدَيْتُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الطَّاغِيْنَ ﴿١٠٠﴾ ثُمَّ أَوْبَدُوا مِنْ حَيْثُ أَلْكَأْتُمْ
 الْكَلْبَاءَ وَأَسْتَقْبِرُوا أَفْضَلًا مِنَ الْمَقَابِرِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿١٠١﴾ فَإِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ سَجْدِكُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ تَكْوِينًا
 مَكْمَلًا كَمَا كُنْتُمْ تَكْمَلُونَ ﴿١٠٢﴾ وَكُلُّوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ بِإِذْنِ اللَّهِ إِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٠٣﴾ وَفِي الْأَخْضَرِ
 حَقِيقٌ ﴿١٠٤﴾ وَمِنْهُمْ مَن يَكْفُرُ بِاللَّهِ عِصْيَانًا فِي الْأَخْضَرِ وَحَسْبُ عَذَابِ النَّارِ ﴿١٠٥﴾
 أُولَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيهَا حِسَابٌ ﴿١٠٦﴾

ترجمہ: ”حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچے لے لیا کرو، سب سے بہتر تو شہادۃ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اسے ٹھنڈا دیکھو اور ڈر رہا کرو۔ تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس ذکر الہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔ پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشے والا مہربان ہے۔ پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ داداؤں کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ بخش لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دینا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دینا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔“ (بقرہ: ۱۹۷-۲۰۳)۔

پیش لفظ



تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے صاحب استطاعت افراد پر بیت اللہ کا حج فرض کیا اور حج مرد کو گناہوں کا کفارہ بنایا۔ اور درود و سلام نازل ہوئی مصطفیٰ ﷺ پر سب سے بہتر جنہوں نے طواف اور سعی کیا۔ اور سب سے معزز جنہوں نے تلبیہ پکارا۔ اور درود و سلام نازل ہوئے آپ کے آل و اصحاب پر اور ان لوگوں پر جنہوں نے دین اسلام کی پیروی کی۔ میں حجاج کرام حضرات کو اس بلد امین کی وسیع سرزمین (سعودی عرب) پر خوش آمد یہ کہتا ہوں۔

میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے حج و عمرہ کے مناسک کو اپنی مرضی کے مطابق آسان کر دے۔ اور اپنی رضا کیلئے خالص بنا دے۔ اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہو۔ اور اسکو قبول فرمائے۔ اور آپ حضرات کی نیکیوں کو میزان ڈال دے۔ بیت اللہ شریف کا قصد کرنے والے حضرات: ہر مسافر کیلئے قائم ہوتا ہے۔ اور ہر قافلہ سفر کیلئے ایک رہنما ہوتا ہے۔ حجاج کرام کے قافلہ سفر کے قائد رسول اللہ ﷺ اور اسکے لئے رہنما آپ ﷺ کی سیرت و سنت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے حج کے مسائل سمجھ لو۔ اس لئے ہر اس شخص پر واجب ہے جو بیت اللہ کا حج و عمرہ کے ارادہ سے قصد کرے۔ وہ نبی ﷺ کے حج کے طریقہ کو حج کی سنتہ کتابوں سے سیکھے۔ اور جس مسئلہ میں اشکال ہو اہل علم سے پوچھے۔

حجاج کرام! یہ کتاب واضح مہارت اور جدید انداز میں پیش خدمت ہے۔ حج و عمرہ کے احکام، ہمسوا انداز سے واضح مہارت اور واضح طریقے سے پیش خدمت ہیں۔ امید کرتے ہوئے کہ اس کو اپنے حج و عمرہ میں رہنما بنائیں۔ اگر آپ پر کوئی چیز مشکل معلوم ہوتی



رہنمائے حج اور عمرہ

ہو تو وزارتِ هشون اسلامیہ سعودی عرب آپ کی ضرورت کو پوری کرنے کیلئے حاضر خدمت ہے۔ بہت سارے مراکز اور کابینے ہیں جس میں اہل علم آپ کی رہنمائی کیلئے موجود ہیں۔ اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے۔

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

علماء کرام سے پوچھ لو اگر تمہیں معلوم نہیں ہے۔

اور آخر میں برادر شیخ طلال بن احمد العظیمی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس رہنما کو عملی جامہ پہنایا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو ان کے اعمال نامہ میں درج فرمائے۔ اور تاجان و محترمین کو دینی مطبوعہ کتب تقسیم کرنے والی کمیٹی کے اراکین و درختاء کے نیک کام پر اللہ تعالیٰ ان کو ثواب عطا فرمائے۔

میں بیت اللہ شریف کے مہمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس قیمتی وقت کو نسیبتے جانتے ہوئے ایسا عمل کریں جو اسے (اللہ کو) راضی کر دے جس کے آپ مہمان ہیں اور نبی کے معظم مگر (بیت اللہ) کی پناہ گاہ میں وارد ہوئے ہیں۔ اور ہر ایسے عمل کو ترک کر دیں جو اسے ناراض کرے۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ الْعَذِيبِ

اور جو شخص اس (بیت اللہ شریف) میں ظلم و الحاد چاہتا ہے ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے حج کو قبول فرمائے۔ اور آپ کی کوشش قابلِ منظور ہو۔ اور آپ کی گناہوں کو بخش دے۔ واللہ اعلم

وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبیدہ ورسولہ امامنا و قدوتنا وحبیبنا محمد،
وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ .. والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وزیرِ هشون اسلامیہ برائے دعوت و ارشاد و اوقاف

صالح بن عبدالمعز بن محمد آل شیخ



بیعتِ شقیق (پرانا گھر)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم .. اما بعد

بِسْمِ اللّٰهِ كَابِهٖ پُرَانَا گھر ..

مسلمانوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے والا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں ..
دل اور پیشانیاں روزانہ پانچ مرتبہ ایک اور اکیلے اللہ کی خاطر خشوع و خضوع کے ساتھ، مطہح و فرمانبردار ہو
کر اسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ..

دنیا کے تمام دور دراز راستوں سے مسلمان خانہ کعبہ کی طرف وفد در وفد آتے ہیں، مناسک حج ادا کرتے
ہیں اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں، (یہ سلسلہ اس وقت سے جاری ہے) جب سے ابراہیم ظلیل اللہ - علیہ السلام -
نے اسے اپنے رب کے حکم سے بنایا ہے، کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے تاکہ لوگ اس
میں باطل عقائد اور غلط فہمیاں سے دور رہ کر ہدایت اور بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں ..

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾
فِيهِ ءآيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرٰهٖمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ ۖ اِلَيْهِ سَبِيلًا ۗ وَمَن كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

ال عمران

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے
لئے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آجائے امن والا
ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو
کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے جگہ) تمام دنیا سے بے پروا ہے۔"



اسلام کے ارکان

اے مسلمان بھائی

صحیحین میں نبی کریم ﷺ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

حج اسلام کا ایک رکن ہے، اس شخص کا اسلام پورا نہیں ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھے اور پھر حج نہ کرے..

لیکن یہ اللہ کی نعمت ہے کہ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ حج فرض ہوا تو ایک شخص نے کہا کیا ہر سال اے اللہ کے رسول ﷺ؟ تو آپ نے فرمایا:

(حج ایک مرتبہ ہے، اس سے زیادہ نفل ہے) صحیح حدیث

حج ایک اللہ کے لئے خالص ہونا چاہیے، اور اس میں ریا کاری اور دکھاوانہ ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:

(میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی بھی عمل کیا اور میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں)۔

نیز یہ حج رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہونا چاہیے۔

یہاں ہم ان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ حج کا سفر اس وقت تک نہ شروع کریں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ حج نہ سیکھ لیں تاکہ

اس کو اسوہ بنا سکیں اور آپ کے اس قول پر عمل کر سکیں کہ:

مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو

لا الہ الا اللہ اور
محمد رسول اللہ
کی گواہی دینا

نماز قائم کرنا

زکاۃ ادا کرنا

رمضان کے
روزے رکھنا

اور بیت اللہ
کا حج کرنا



سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر واجب ہے کہ اپنے حج اور عمرہ میں اللہ کی خوشنودی اور اسکے تقرب کو اپنا مقصد بنائیں؛ دنیوی غرض یا فخر و مباہات سے دور رہیں، القاب یا ریاکار اور دکھاوا سے پرہیز کریں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ اپنے مال، جائیداد، قرض اور لین دین کے بارے میں وصیت لکھے اور امانتوں کو مستحقین کے حوالے کر دے یا ان سے اجازت حاصل کر لے اس لئے کہ موت اللہ کے ہاتھ میں ہے..

☆ گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کر لے، جو گناہ ہو چکے ہیں ان پر شرمندہ ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کر لے۔

☆ لوگوں کے حقوق کو نادے مثلاً کسی کا مال لیا ہو، یا کسی کا دل دکھایا ہو تو اس سے معافی طلب کر لے
☆ اپنے حج اور عمرہ کے لئے حلال اور پاک مال کا انتخاب کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے۔

☆ تمام گناہوں سے دور رہے؛ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، ایسی بھیڑ کرے کہ جس سے حاجیوں کو تکلیف پہنچے، چغلی نہ کرے، غیرت میں نہ پڑے، اپنوں یا غیروں سے لڑائی جھگڑا نہ کرے بلکہ بہترین طریقہ اپنائے، جھوٹ سے پرہیز کرے اور بغیر علم کے کوئی دینی بات نہ کہے۔



سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر ضروری ہے کہ وہ حج اور عمرہ کے احکام سیکھیں اور انہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

☆ تمام واجبات کی پابندی کریں، جن میں سب سے بڑھ کر نماز بروقت اور باجماعت ادا کرنا ہے، اور زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں؛ مثلاً قرآن پڑھیں، ذکر کریں، دعائیں کریں، اپنے قول و فعل سے لوگوں کے ساتھ احسان کریں، ضرورت مندوں کی مدد کریں، مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، فقر، کوہِ صدقہ و خیرات دیں، بھلائیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ نیک اور صالح ہمسفر کا انتخاب کرے۔

☆ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے اور لوگوں کے ساتھ اخلاقِ حسنہ سے پیش آئے جن میں: صبر، معافی، نرمی، بردباری، کسی پر حکم لگانے جلدی نہ کرنا، انکساری، کرم فرمائی، سخاوت، انصاف، رحم دلی، امانت داری، پرہیزگاری، وفاداری، شرم و حیا، سچائی، نیکی اور احسان کرنا شامل ہے۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے جو اللہ تعالیٰ کی انگلیوں اور پچھلوں کے لئے وصیت ہے۔

☆ اسی طرح یہ بھی مستحب ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت اذکار اور دعاؤں کی پابندی کرے:

دیکھیے صفحہ: ۷۵

جن میں سفر اور سواری پر سوار ہونے کی دعا بھی ہے۔



احرام

احرام حج اور عمرہ کا سب سے پہلا کام ہے۔

احرام کا مطلب یہ ہے کہ حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، عمرہ کی نیت سال بھر کسی بھی وقت میں ہو سکتی ہے، اور حج کی نیت حج کے مہینوں میں کرے جو یہ ہیں:

شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

حج یا عمرہ کے ارکان؛ میقات سے احرام باندھنے کے بعد سے شروع ہوتے ہیں، پھر جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا خشکی کے راستے سے میقات پر پہنچے تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے غسل کر لے اگر میسر ہو تو خوشبو استعمال کر لے، اگر غسل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر دو صاف سحرے اور سفید احرام کے کپڑے پہن لے، عورت کیلئے احرام کا کوئی مسنون لباس نہیں ہے، البتہ زینت کا اظہار کئے بغیر اپنے جسم کو ڈھانکنے والا کوئی بھی کپڑا چاہے لال ہو یا پیلا یا ہرا وغیرہ پہن لے۔

عمرہ کرنے والا:
لَيْتِكَ عُمْرَةً -

حج جمع کرنے والا:
لَيْتِكَ عُمْرَةً مُنْتَعِمًا
بِهَا إِلَى الْحَجِّ -

پھر یہ کہتے ہوئے حج یا عمرہ کی نیت کر لے:

جب وہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی وجہ سے حج یا عمرہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اگر وہ بجزی یا فضائی راستوں سے آئے تو عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کپتان میقات کے قریب ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں تاکہ حج اور عمرہ کرنے والے حضرات احرام کی تیاری کریں پھر جب میقات کے بالمقابل پہنچ جائیں تو حج یا عمرہ کی نیت کر لیں اور کثرت سے تلبیہ کہتے رہیں۔ اور جب حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر ہی سے احرام باندھ کر نکلے اور تلبیہ اس وقت شروع کرے جب اسے معلوم ہو جائے کہ کشتی یا ہوائی جہاز میقات کے بالمقابل ہو گیا ہے: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حج قرآن کرنے والا:
لَيْتِكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا -

اور حج افراد کرنے والا:
لَيْتِكَ حَجًّا -

تلبیہ بلند آواز سے صرف مرد کہیں گے عورتیں نہیں۔



احرام سے پہلے

آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

☆ ناخن تراشنا، موچھ کے بال کم کرنا، زیر ناف اور زیر بغل کے بال نکالنا۔
☆ باہو سکنے تو غسل کر لے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے، غسل مرد اور خواتین حتیٰ کہ حیض اور نفاس والیوں کے حق میں بھی سنت ہے۔

مرد مقام سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔

احرام کی
کوئی خاص
نماز نہیں ہے

☆ عورت اپنے چہرے کا برقعہ اور نقاب نکال دے اور اوڑھنی اوڑھ لے تاکہ غیر محرم مردوں سے اپنے چہرے اور سر کو چھپا سکے، اگر کپڑا اس کے چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔
اور عورت زیادہ ظاہر نہ ہونے والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

☆ مذکورہ چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد حج کی جس قسم میں چاہے داخل ہونے کی نیت کر لے۔ نیت کے بعد وہ محرم ہو جاتا ہے مگر چہرہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے اور اگر احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کر لے تو یہ بہتر ہے، اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو اور تہیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کر رہا ہو تو اسی کی طرف سے نیت کر لے اور اگر نیت کے ساتھ: "لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ" (یعنی میں فلاں شخص کی جانب سے عمرہ کے لئے حاضر ہوں) کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ تلبیہ کے کلمات:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنِّ الْحَمْدُ وَالْبِعْثَةُ لَكَ وَ الْمُلْكُ ، لَا شَرِيكَ لَكَ

☆ تلبیہ کا وقت:

عمرہ میں احرام باندھنے سے لیکر طواف شروع کرنے تک اور حج میں احرام باندھنے سے لیکر عید کے دن صبح جمرہ عقبہ کو نکلنے یا مارنے تک ہے۔

احرام باندھنے کی تکلیفیں

احرام باندھنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے پانچ میقات مقرر کئے ہیں، ہر وہ شخص جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہے اس پر واجب ہے کہ ان میقات سے احرام باندھے۔

مواقیت: احرام باندھنے کی جگہیں:

یہ مدینہ والوں کی اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں۔ جس کو آجکل "ایبار علی" کہا جاتا ہے، جو مکہ سے ۴۵۰ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ شام، مغرب، بصرہ، اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، یہ رانی شہر سے قریب ہے اور آجکل لوگ رانی سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۱۸۴ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ نجد والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، اس کا موجودہ نام "سنبلی کجیر" ہے جو مکہ مکرمہ سے ۷۵ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ یمن والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، آجکل لوگ سعدیہ سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۹۲ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ عراق اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۹۴ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

لہذا جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے سے ان میقات پر سے گزرے اس پر واجب ہے کہ یہاں سے احرام باندھے۔ اور جو جان بوجھ کر بغیر احرام کے ان جگہوں سے

گزر جائے تو اس کو واپس لوٹ کر یہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے،

ورنہ مکہ میں ایک بکری ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کرنا واجب ہے۔

ذوالحلیفہ

جحفہ

قرن منازل

یلملم

ذات عرق



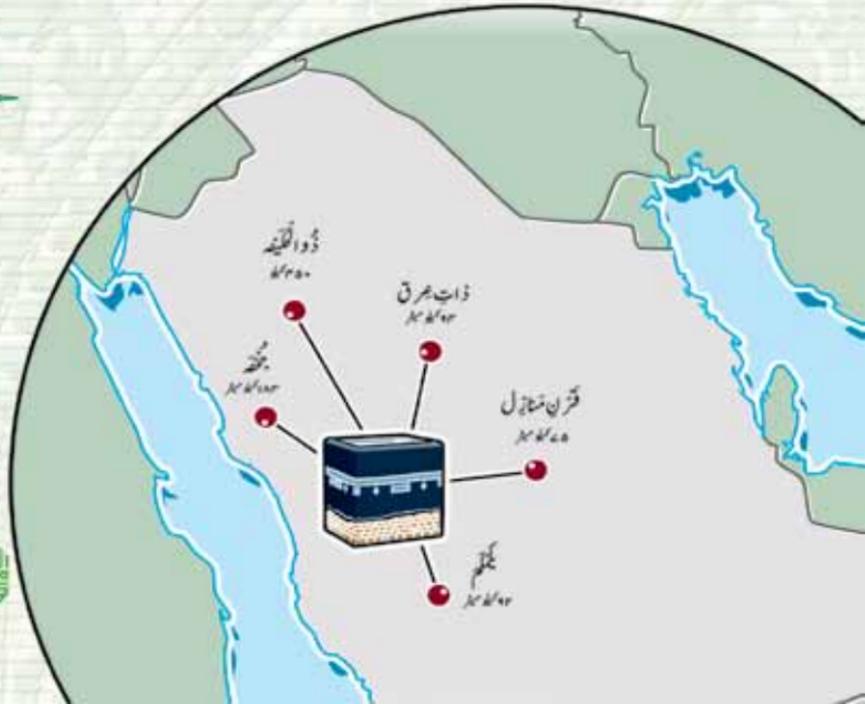
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هُنَّ لَهُنَّ وَلَمَنْ آتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض (بخاری، مسلم)۔
حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔

اہل مکہ حج کے لئے مکہ سے ہی احرام باندھیں گے، البتہ عمرہ کے لئے حل یعنی حدو و حرم کے باہر مثلاً تنعیم سے احرام باندھیں گے۔ اور جن لوگوں کے گھر میقات کے اندر ہیں مثلاً جدہ، مستورہ، بدر، بخروہ، أم سلم، شراعی وغیرہ تو یہاں کے باشندے اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے۔ اس طرح ان کے گھر ہی ان کے لئے میقات ہیں۔

شمال





مَحْظُورَاتِ احْرَام

مِیقات سے احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے پر درج ذیل کام حرام ہو جاتے ہیں:

● بال یا ناخن نکالنا، ہاں اگر بغیر قصد و ارادہ کے گر جائیں، یا بھول کر یا حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر کچھ بال نکال دے، یا ناخن تراش لے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔



● مُحْرَم کے لئے جسم یا کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھنے سے پہلے جسم میں لگائی ہوئی خوشبو کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کپڑے میں اگر اثر ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔



● مسلمان مُحْرَم (ہر جگہ) اور غیر مُحْرَم (جب وہ حدودِ حرم میں ہو تو) ہردونوں کے لئے خشکی کا شکار کرنا، یا شکار کو بھگانا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا، سب حرام ہے۔



● مسلمان چاہے مُحْرَم ہو یا غیر مُحْرَم ہردونوں حالتوں میں حرم کے جھاڑ اور اس کے ہرے بھرے پودے جو خورد و ہیں ان کو اکھاڑنا، حرام ہے، اسی طرح حدودِ حرم میں شکار کرنا مُحْرَم اور غیر مُحْرَم دونوں کے لئے حرام ہے۔



● مسلمان چاہے مُحْرَم ہو یا غیر مُحْرَم ہردونوں حالتوں میں حدودِ حرم میں گری ہوئی کوئی بھی چیز خواہ پیسے ہوں یا سونا چاندی وغیرہ اٹھانا حرام ہے، البتہ لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔





محرم کے لئے جائز ہے

- گھڑی اور بیڈفون پہننا۔
- انگوٹھی اور چپل پہننا۔
- چشمہ، ہلٹ، اور کمر بند پہننا۔
- چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے، اسی طرح سر پر سامان یا بسترا اٹھانا جائز ہے۔
- زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے، اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، آنسو دھونا جائز ہے، اگر سر اور بدن دھوتے وقت بغیر قصد کے کچھ بال
- گر جائیں تو کوئی بات نہیں ہے۔
- اگر محرم بھول کر یا انجانے میں اپنے سر کو ڈھانک لے تو یاد آنے پر یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔



حج کی تین قسمیں

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ تین قسموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے

حج کے مینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں عمرہ کا احرام باندھے، اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَتَبِعًا بِهَا إِلَى الْخُجَّعِ کہے، طواف اور سعی کرے اور پال نکال کر عمرہ سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائے اور حج پورا کر لے، تمتع کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایام حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھے۔

۱	تمتع
	عمرہ
	حج
	اور قربانی

حج اور عمرہ کی نیت ایک ساتھ کرے اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طواف قدم کرے حج اور عمرہ کی سعی کرے اور احرام کی حالت ہی میں رہے حلال نہ ہو، آٹھویں تاریخ کو منیٰ جائے پھر عمرہ اور حج کے بقیہ ارکان پورا کرے، البتہ سعی نہ کرے کیونکہ وہ طواف قدم کے ساتھ سعی کر چکا ہے، قرآن کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایام حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھے۔

۲	قرآن
	عمرہ
	حج
	اور قربانی

صرف حج کی نیت کرے، اور لَبَّيْكَ حَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طواف قدم اور حج کی سعی کر لے، اور حالت احرام میں رہے یہاں تک کہ تمام ارکان مکمل کر لے۔ افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے اس لئے کہ اس نے صرف حج کیا ہے، عمرہ نہیں کیا۔

۳	افراد
	صرف حج
	اس پر قربانی نہیں ہے

جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے حق میں تمتع افضل ہے اور نبی کریم ﷺ نے ایسے صحابہ کو ایسی حج کا حکم دیا تھا۔

یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے پہلے

افراد کرنے والا	قرآن کرنے والا	تمتع کرنے والا
”سب کے سب میقات سے احرام باندھیں“		
1 طوافِ قدم کرے	طوافِ قدم کرے	طوافِ قدم کرے
2 حج کی سعی کرے	حج اور عمرہ کی سعی کرے	عمرہ کی سعی کرے
اپنے سر کے بال منڈوانے یا کم کرے		
یومِ آخر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا ہے۔	یومِ آخر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا ہے۔	احرام سے حلال ہو جائے اور اس کیلئے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے حتیٰ کہ عورت بھی اور یومِ الترویہ کو حج کا احرام باندھ لے۔
1 مفروضہ کے لئے طوافِ قدم سنت ہے اگر اس کو چھوڑ دے تو کوئی بات نہیں۔		
2 طوافِ قدم کرنے کے بعد فوراً سعی طے جائے تو حج کی سعی طوافِ افاضہ کے بعد کر لے۔		

جو بچہ سن تیز کو نہ پہنچا ہو، اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور بیچے کے سٹے ہونے پکڑے نکال دے اور اس کی طرف سے تکبیر کہے اس طرح بیچہ بھی محرم ہو جائے گا، وہ بھی انہی چیزوں سے بچتا ہے جن سے بڑا محرم بچتا ہے، اسی طرح وہ بیٹی جو سن تیز کو نہ پہنچی ہو، اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور اس کی طرف سے تکبیر کہے، اس طرح بیٹی بھی محرم ہو جائے گی، وہ بھی انہی چیزوں سے بچنے لگی جن سے ایک بڑی محرم عورت، یعنی ہے۔ طواف کی حالت میں ان دونوں بچہ بیٹی کے پکڑے اور بدن پاک و صاف رہنا چاہئے، اس لئے کہ طوافِ نماز کی طرح ہے، جس میں طہارت شرط ہے۔ اور اگر بچہ اور بیٹی سن تیز کو پہنچے ہوں تو اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں گے۔ اور احرام باندھنے کے وقت بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں یہ بھی وہی کریں گے مثلاً غسل کرنا، دو شہو لگانا، وغیرہ۔

رہنمائے حج اور عمرہ

عمرہ کا طریقہ

قال ﷺ

العمرۃ إلى المعرة كفارة لما بينهما
والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة
متفق عليه



عمرہ کا طواف

عمرہ کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے:

تو فوراً غسل کر لے پھر مسجد حرام جائے جو اللہ کا پرانا گھر ہے، تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کرے اور بغیر غسل کے بھی مسجد حرام جا سکتا ہے، اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ وُجُوْهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِيَةِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ -

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا شروع ہے۔

پھر طواف کے لئے کعبہ شریف کی طرف جائے،

مرد آدمی کے لئے سنت یہ ہے کہ عمرہ اور طواف قدوم میں اضطباع کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے اور کپڑے کے کودا ہتے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے،

اگر حجر اسود تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچ کر بوسہ دے، مزاحمت و مدافعت، گالی گلوچ اور مار دھاڑ سے لوگوں کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ طریقہ فحاش ہے اور اس میں ایذا رسانی ہے۔ بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے، اور گزرتے وقت حجر اسود کے سامنے نہ ٹہرے۔

دوسروں کو دھکا دینا یا انہیں تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔



عمرہ کا طواف

اس طرح اپنا طواف جاری رکھے ساتوں چکر میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر، استغفار، دعا یا قرآن کی تلاوت کرتے رہے، مخصوص دعاؤں کے ساتھ آواز بلند نہ کریں اس لئے کہ اس سے طواف کرنے والوں کو زلل ہوتا ہے۔

رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد میسر

ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے (یعنی چھوئے)، اس کو بوسہ نہ دے اور نہ اس کا مسح کرے، جیسا کہ بعض لوگ بخلاف سنت کرتے ہیں، اگر رکن یمانی کا استلام نہ کر سکے تو اس کو چاہئے کہ بغیر اشارہ اور بغیر تکبیر (اللہ اکبر) کہے اپنے طواف کو جاری رکھے۔ سنت یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سورۃ البقرہ

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے،

ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے، ابتدائی تین چکروں میں رمل کرے یعنی صرف طواف قدم کے پہلے تین چکر میں کم فاصلے کے ساتھ قدم اٹھا کر تیز چلے۔

طواف کئے دوران پختہ ملاقات

 دوران طواف حجر کے اندر سے گزرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ طواف میں داخل ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ حجر کے اندر سے طواف کرنے سے طواف باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ حجر کعبہ میں داخل ہے۔

 کعبہ کے تمام کناروں، دیواروں، غلاف، دروازے اور مقام ابراہیم کو چھونا۔
یہ ناجائز ہے، بلکہ بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

 دوران طواف عورتوں کو مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے، خاص کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس۔

اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو درج ذیل کام کرے:

- ۱۔ اپنے کندھے کو ڈھانپ لے۔
- ۲۔ اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے۔ یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

سُورَةُ الْبَاكِرَاتِ

پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

پڑھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمرہ کی سعی

طواف ختم ہو جانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سعی کے سات چکرا دارا کرنے کے لئے صفا کی طرف جائے، جب صفا سے قریب ہو جائے تو اس طرح کہے اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ط

پھر صفا پر چڑھے

اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

یہ دعائیں بار پڑھے

اور ہر ایک کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، اور اگر اسی دعا پر اکتفاء کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے وقت اٹھائے، اللہ اکبر کہتے وقت اشارہ نہ کرے،
دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا حج اور عمرہ کرنے والوں کی عام غلطیوں میں سے ہے -

پھر صفا سے اتر کر مروہ

کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل و عیال اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب ہری لائٹ پر پہنچے تو

تیز دوڑے یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں،

اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام خیال چلے یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے۔



مردہ

جب مردہ پھنچے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔

● لیکن آیت نہ پڑھے اور جو چاہے دعائیں کرے پھر مردہ سے اترے اور عام چال چلے جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے پھر عام چال چال کر صفا پر چڑھے، اس طرح اپنی سعی کے سات چکر پورے کرے، صفا سے مردہ تک ایک چکر اور مردہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔



● اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر تھکان محسوس کرے یا - اللہ نہ کرے - کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو ویل چیر (کرسی) پر مکمل کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔



● حیض اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے کہ...



● طواف کے سوا سعی ادا کرے اس لئے کہ سعی کی جگہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے۔



● سعی کے دوران ہری لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا عام غلطیوں میں سے ہے۔

● سعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے سر کے بال منڈوائے یا کنگ کرائے، منڈوانا افضل ہے۔ کنگ پورے بالوں کی ہونی چاہئے۔ اور عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کم کر لے۔

اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں

اور اب عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

رہنمائے حج اور عمرہ

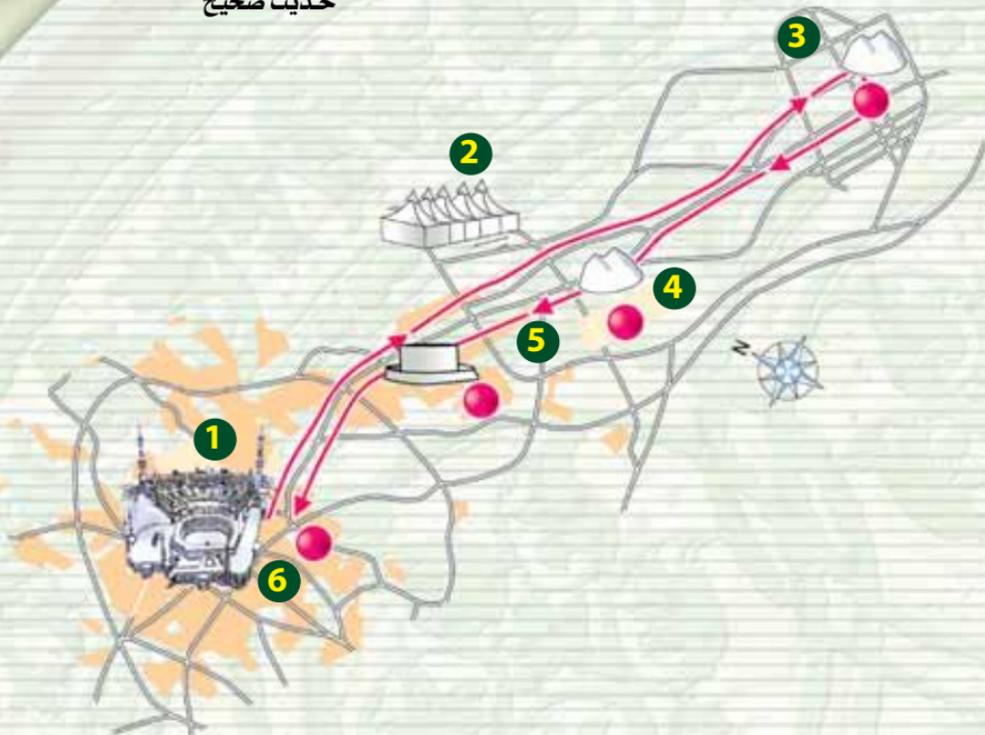
حج کا طریقہ

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

"من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع من ذنوبه كيوم ولدته أمه"

حدیث صحیح



ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ

یوم ترویہ ..

حج کے ارکان آٹھویں ذی الحجہ سے شروع ہوتے ہیں،

اس دن کو یوم ترویہ کہا جاتا ہے۔

تمتع کرنے والا اس دن چاشت کے وقت احرام باندھے، احرام باندھنے سے قبل وہ تمام کام کرے جو عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کیا ہے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا اور نماز پڑھنا، پھر اپنی قیام گاہ سے احرام باندھے،

البتہ قرآن اور افراد کرنے والے حاجی اپنے احرام میں باقی رہیں گے۔

تمتع قرآن اور افراد کرنے والے تمام حاجی ظہر سے پہلے منیٰ کی طرف نکلیں، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نمازیں جمع کئے بغیر ان کے اوقات میں چار رکعت والی نمازوں کو قصر کے ساتھ پڑھیں۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ ہی میں گزاریں، اور فجر کی نماز بھی وہیں پڑھیں، یوم ترویہ سے پہلے منیٰ پہنچنے والا منیٰ ہی میں ترویہ کے دن چاشت کے وقت حج کا احرام باندھ لے۔

سنت یہ ہے کہ حاجی ترویہ کا دن منیٰ میں گزارے،

نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے، پھر سکون و قار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے، قرآن پڑھتے ہوئے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے، اللہ رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے چلتے رہیں..

ظہر سے پہلے



ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں



منیٰ میں رات گزارنا

توس ذی الحجہ

عرفہ کا دن ..

وقوف عرفہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہو سکتا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سورج طلوع ہونے سے لیکر



حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے

ابوداؤد، ترمذی۔

عرفہ کا دن ..

سب سے بہترین دن ہے،

اس دن حاجیوں کے وفود میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ بطور فخر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

سورج غروب ہونے تک



صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
(اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، پھر قریب ہو کر بطور فخر تمہارا ذکر فرشتوں سے کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کی خواہش کیا ہے؟ (...)

ہم اللہ سے اس کا فضل و احسان طلب کرتے ہیں...

نوس ذی الحجہ

عرفہ کا دن..

سنت یہ ہے کہ حاجی اگر میسر ہو تو مقامِ نمرہ میں اترے ورنہ سیدھے عرفہ کے حدود میں داخل ہو جائے، وہاں بہت سی نشانیاں اور علامتیں ہیں جو عرفہ کے حدود کی نشاندہی کرتی ہیں... عرفہ کا سارا میدان ٹہرنے کی جگہ ہے، حاجی کو چاہئے کہ اس عظیم دن میں وقت سے فائدہ اٹھانے کی فکر کرے، تلبیہ، ذکر، اور مہلث استغفار کرے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، خشوع و خضوع کے ساتھ گزرتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ جائے، اپنے لئے اپنے گھروالوں کے لئے، اپنی اولاد اور دیگر مسلمانوں بھائیوں کے لئے دعائیں کرے۔

میدان عرفہ



ظہر کا وقت ہو جائے تو امام صاحب وعظ و نصیحت پر مشتمل خطبہ دیتے ہیں، پھر ظہر اور عصر کی نماز جمع اور قصر کرتے ہوئے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ رسول اللہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا، ان دونوں نمازوں سے پہلے یا درمیان میں یا ان دونوں کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہ پڑھے۔

ظہر اور عصر: قصر اور جمع کر کے پڑھنا۔

حاجیوں کو چاہئے کہ اس مبارک دن میں ایسی غلطیوں سے بچیں جو اس عظیم دن، اور اس باعزت جگہ میں ان کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں۔



غروبِ شمس

مزدلفہ کی طرف



یومِ ضررہ کی بعض عام غلطیاں



حدودِ عرفہ کے باہر اترنا اور سورج غروب ہونے تک وہیں رہ جانا پھر مزدلفہ لوٹ جانا۔
جس نے ایسا کیا اس کا حج نہیں ہوگا۔

✘ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفہ سے نکل جانا؛ یہ جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔

✘ جس نے ایسا کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ لوٹ جائے اگر نہ لوٹے تو اس کو ایک دم (قربانی) دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

✘ جبلِ عرفہ پر چڑھنے کی خاطر بھیڑ لگانا، دھکے دینا، اس کی چوٹی پر پہنچنا، اس کو چھونا اور وہاں نماز پڑھنا، یہ سب بدعتیں ہیں جن کی دین میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔

✘ مزید یہ کہ اس پر چڑھنے سے صحت اور بدن پر بھی مختلف نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔
دعا کے وقت جبلِ عرفہ کی طرف رخ کرنا۔

✔ سنت تو یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کریں۔



مزدلفہ

نوین ذی الحجہ کو سورج غروب

ہونے کے وقت حجاج کے قافلے - اللہ کی برکت سے -، مشعر حرام - مزدلفہ - کی طرف چل پڑتے ہیں، تلبیہ کہتے ہوئے، اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اس کے احسان، اور اس کے فضل و کرم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اللہ نے انہیں میدان عرفات میں حاضری کی توفیق بخشی ہے، یہاں ٹہنچنے کے فوری بعد مغرب اور عشاء جمع اور قصر، ایک اذان اور دو قامت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گزارتے ہیں۔

مزدلفہ ٹہنچنے ہی بعض حجاج غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے متنب ہونا چاہیے، مثلاً:

✗ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے سے پہلے کنکریاں چٹنا۔

✗ یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا ضروری ہے۔

☺ جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں؛ کہ سنت یہ ہے کہ حجاج یہ رات مزدلفہ میں گزاریں، یہاں تک کہ نماز فجر پڑھ لیں،

البتہ خواتین، کمزور لوگ، بچے اور ان سب کے ذمہ دار حضرات آدھی رات کے بعد منیٰ جاسکتے ہیں۔

حاجی جب نماز فجر سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مشعر حرام جو کہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے، اس کے پاس ٹہرے، یا مزدلفہ میں کسی بھی جگہ ٹہر جائے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، تکبیر کہے، اور جتنا ہو سکے دعائیں کرے، پھر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چل پڑے۔

منیٰ جاتے ہوئے راستے میں جبرہ عقبہ کو مارنے کے لئے سات کنکریاں چٹن لے، جو چٹنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوں، اور بقیہ دنوں کے لئے منیٰ ہی سے چٹن لے۔

یہاں سے - اللہ کی برکت میں - تلبیہ کہتے ہوئے خشوع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے منیٰ کی چاب چلتا رہے۔

غروب کے وقت



مزدلفہ کی طرف



مغرب اور عشاء کی نمازیں

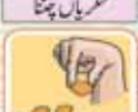
جمع اور قصر کے ساتھ پڑھنا

مزدلفہ میں رات گزارنا

نماز فجر پڑھنا

ذکر و دعا

کنکریاں چٹنا



منیٰ کی طرف



اور جب حاجی منی پہنچے

اور جب حاجی منی پہنچے تو جمرہ عقبہ کی طرف جانے میں جلدی کرے،
جرمہ عقبہ وہ ہے جو مکہ سے قریب ہے۔

چنانچہ جمرہ عقبہ پہنچنے ہی تلبیہ بند کر دے، پھر درج ذیل کام کرے:



جرمہ عقبہ کو سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے،
ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔



اگر اس پر قربانی ضروری ہے تو قربانی کرے،
خود بھی کھائے اور فقراء کو بھی کھلائے۔



اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرائے، لیکن منڈوانا افضل ہے،
اور عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کر لے۔



یہ ترتیب افضل ہے

اور اگر کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

یہ قربانی کا دن ہے اور بقر عید کا پہلا دن ہے..

مسلمان دنیا کے مشرق اور مغرب میں اور جان منی کے میدان میں ایک خاص انداز میں عید الاضحیٰ کا استقبال کرتے ہیں، اس حال میں کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے خوش و خرم ہوتے ہیں، اور اللہ کے تقرب کی خاطر اپنے جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔

جرمہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد ان الفاظ میں عید کی تکبیر کہتا ہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ.

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت بعض حاجیوں سے بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں مثلاً:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیاطین کو مار رہے ہیں، چنانچہ وہ منہ میں گالیاں دیتے ہوئے کنکریاں مارتے ہیں، جب کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا مقصد صرف اللہ کے ذکر کو قائم کرنا ہے۔

بڑی بڑی کنکریاں، یا جوتوں، یا کبڑی کے ٹکڑوں سے جمرات کو مارنا؛ دین میں غلو ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

رمی کے لئے جمرات کے پاس بھیڑ لگانا اور جھکڑا کرنا؛ بڑی غلطی ہے، حاجی پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتے اور خوش کے اندر صبح جگہ پر رمی کرنے کی کوشش کرے خواہ کنکری ستون کو لگے یا نہ لگے۔

ایک ساتھ تمام کنکریاں مارنا: اس صورت میں یہ سب ایک ہی کنکری شمار ہوگی، حالانکہ شروع تو یہ ہے کہ کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ حاجی جب جرمہ عقبہ کو کنکری مار لے، حلق یا قصر کر لے تو اس کے لئے تحلل اول جائز ہو گیا، اب وہ سلسلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے..

جرمہ عقبہ کی طرف جانا



تلبیہ بند کرے

جرمہ عقبہ کو رمی کرے

تکبیرات عید کہتا ہے



قربانی کرے



حلق یا قصر کرے

اور عورت کے سوا احرام کی تمام ممنوع چیزیں اس کے لئے حلال ہو جاتی ہیں۔



بھرات کو کنکریاں مارنا

عید کے دن صبح مزدلفہ سے منی پہنچ کر مندرجہ ذیل کام کریں:

جرم عقبہ کو کنکریاں مارنے میں جلدی کرے، سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔



تکہ می ہاتب



ایام تشریق کے تینوں دنوں میں۔

جرم صغریٰ، جرم وسطیٰ، اور جرم عقبہ؛ تینوں کو کنکریاں مارے۔



۱۴۰ پتھر



۱۵۰ پتھر



طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کر لے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حج قرآن یا حجِ افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کر لیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔



جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتیٰ تک کہ عورت بھی حلال ہو جاتی ہے۔

طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کر لے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حج قرآن یا حجِ افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کر لیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔



جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتیٰ تک کہ عورت بھی حلال ہو جاتی ہے۔

حجرات کو کنکریاں مارے

● سنت یہ ہے کہ حاجی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے کسی کو دھکا مارے اور تکلیف دئے بغیر

البتہ جمرہ کبریٰ کے پاس نہ ٹہرے اور نہ ہی دعا کرے۔

● اور جو دو دنوں کے بعد جانا چاہے اس پر واجب ہے کہ بارہ تاریخ کو تینوں حجرات کو کنکریاں مارے پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی منی سے نکل جائے۔ ہاں اگر سورج غروب ہو گیا اور وہ اچھی منی ہی میں ہے تو اس پر ضروری ہے کہ تیرہ تاریخ کی رات بھی منی میں رہے اور دوسرے دن زوال کے بعد رمی کرے۔ اب اگر وہ جلدی نکلنے کی تیاری نہیں کیا اور دن نکل جائے تو اس پر منی میں رات گزارنا لازم نہیں ہے۔



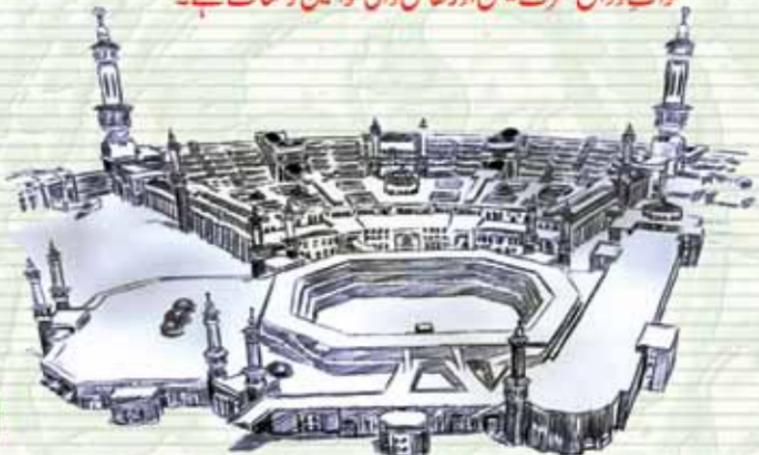
طواف وداع

حج منی سے نکلنے کے بعد طواف وداع کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائیں، حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کا حکم بجالاتے ہوئے حج کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ نہ ہو جائے

تفق علیہ

طواف وداع حج کا وہ آخری واجب ہے، جس کو وطن لوٹنے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کرنا ہر حاجی پر واجب ہے۔
طواف وداع صرف حیض اور نفاس والی خواتین کو معاف ہے۔



حج کے ارکان و واجبات

حج کے ارکان: (۳)

۱ احرام باندھنا۔

۲ عرفہ میں ٹھہرنا۔

۳ طواف افاضہ کرنا۔

۳ سعی کرنا۔

جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا
اس کا حج مکمل نہیں ہوگا۔

حج کے واجبات: (۷)

۱ میقات سے احرام باندھنا۔

۲ سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا۔

۳ مزدلفہ میں رات گزارنا۔

۴ ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا۔

۵ کنکریاں مارنا،

۶ بال منڈوانا یا کم کرنا۔

۷ طواف وداع کرنا۔

جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا
تو اس کے بدلے فدیہ (قربانی) دے،
جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے
فقراء میں تقسیم کر دے، اور خود نہ کھائے۔

عورتوں کے مخصوص احکام

مرد اور عورت پر حج واجب ہونے کے شرط:

عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی شرط ہے۔

جو سفر حج میں اس کے ساتھ رہے جیسے شوہر یا وہ شخص جس سے نسب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہو گئی ہے جیسے باپ، بیٹا، بھائی یا کسی مباح سبب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوتی ہو جیسے: رضاعی بھائی، یا عورت کی ماں کا شوہر، یا عورت کے شوہر کا بیٹا،.. اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ ”کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ رہے مگر یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو اور عورت سفر نہ کرے بغیر محرم کے، ایک شخص کھڑا ہو اور کہا اے اللہ کے رسول میری بیوی سفر حج پر نکل گئی ہے، جبکہ فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ دیا گیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی نکل جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“ (مشق ماہیہ)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ

(مشق ماہیہ)۔

اس بارے میں احادیث بہت ہیں جو عورت کو محرم کے بغیر حج اور دوسرے سفر سے روکتی ہیں۔ عورت چونکہ صنف نازک ہے، سفر میں بہت سے حالات اور مصائب سے دوچار ہو سکتی ہے جن کا مقابلہ مرد ہی کر سکتے ہوں۔ اور فاسق اور بدکاروں کی نذر بھی ہو سکتی ہے، لہذا اس کے ساتھ ایک ایسے محرم کا ہونا ضروری ہے جو اس کی دیکھ رکھ کر سکے۔

اسلام

عقل

بلوغت

حجیت

استقامت



رد شتر و زدن جن کا تحریم مسلمانوں پر ایسا جانا ضروری ہے

عورت کے سفر حج میں ساتھ رہنے والے لمخرم میں ان شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

اگر لمخرم نہیں ہے تو اس پر لازم ہے کہ درج ذیل احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جانب سے حج کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائے:

۱۔ اگر نفل حج ہے تو شوہر کی اجازت ضروری ہے اس لئے کہ شوہر کا جو حق عورت پر ہے وہ فوت ہو رہا ہے۔ اور شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نفل حج کرنے سے منع کر دے۔

۲۔ با اتفاق علماء عورت حج اور عمرہ میں مرد آدمی کی نیابت کر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی نیابت کر سکتی ہے، خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کسی دوسرے کی۔

۳۔ سفر حج میں عورت کو حیض یا نفاس آ جائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھے اور جیسا کچھ پاک عورتیں کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی کرتی رہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر یہ حیض یا نفاس اس کو احرام کی نیت سے پہلے آ جاتا ہے تو بھی وہ احرام کی نیت کر لے کیونکہ احرام کی نیت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے۔

۴۔ احرام باندھنے کے وقت عورت وہی کام کرے جو کام مرد کرتا ہے یعنی غسل کرنا، بال، اور ناخن وغیرہ نکال کر پاک و صاف ہونا۔ اپنے بدن میں ایسا عطر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں تیز خوشبو نہ ہو؛ جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلتے تھے اور احرام کے وقت اپنی پیشانیوں پر مشک کی پٹیاں باندھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی پسینہ پسینہ ہو جاتی تو اس کے چہرے پر بہہ جاتا: نبی کریم ﷺ اس کو دیکھتے اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔

مسلمان ہو

حکم ہو

پانچ ہو

عورتوں کے مخصوص احکام

۵۔ عورت اگر چہرے پر برقعہ اور نقاب ڈالی ہے تو احرام کی نیت کے وقت اس کو نکال دے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ: مُحْرَمٍ عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔ (بخاری)

اور جب غیر محرم مرد اس کی طرف دیکھے تو اپنے چہرے کو نقاب اور برقعہ کے علاوہ اور حسنی یا کسی اور کپڑے سے چھپالے، اسی طرح ہتھیلیوں کو بھی دستانوں کے علاوہ کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے، اس لئے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں پردے میں داخل ہیں جن کو حالت احرام اور دیگر حالات میں بھی اجنبی مردوں سے چھپانا واجب ہے۔



برقع، نقاب
اور دستانے

۶۔ حالت احرام میں عورت کے لئے ایسا زنا نہ لباس پہننا جائز ہے، جس میں زینت نہ ہو، مردوں سے مشابہ نہ ہو، نہ اتنا تنگ ہو کہ اس سے اعضاء جسم ظاہر ہونے لگیں، نہ اتنا پتلا ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے پیر اور ہاتھ کھلے رہیں، بلکہ ڈھیلا ڈھالا، موٹا اور کشادہ ہونا چاہئے۔

زینت اور
پتلے لباس

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ محرم عورت قمیص، میا کسی، پاجامہ، اور حسنی، اور موزے پہن سکتی ہے، کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ جو رنگ بھی عورتوں کے لئے مخصوص ہے جیسے لال یا ہرا یا کالا؛ بہن سکتی ہے، اور اگر اس کا بدیل استعمال کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (مغنی ۳۲۸، ۳)

تلبیہ میں
آواز بلند کرنا

۷۔ احرام کی نیت کے بعد عورت کے لئے مسنون ہے کہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ پڑھے جتنا اپنے آپ کو سنا آئے، آواز بلند کرنا عورت کے لئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے اور نماز میں (امام کو) تنبیہ کرنے کے تالی مارنا سنت ہے نہ کہ تلبیح۔ (مغنی ۳۳۰، ۲-۳۳۱)



حجرتوں کے مخصوص احکام

۸۔ طواف کے دوران عورت کو مکمل پردہ کرنا آواز پست رکھنا، نظریں نیچی کرنا اور مردوں کی بچھڑ سے بچنا واجب ہے خصوصاً حجر اسود یا رکن یمانی کے پاس، مطاف کے بالکل کنارے سے طواف کرے، مزاحمت حرام ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے، اگرچہ باسانی ہی آبی کعبہ سے قریب ہونا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یہ دونوں سنت ہیں، لہذا ایک سنت کو اپنانے کے لئے کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے۔ عورت کے حق میں سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو دور ہی سے اشارہ کرے۔



۹۔ عورتوں کا طواف اور سعی صرف چلنا ہے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں پر نہ طواف میں رمل (تیز چلنا) ہے اور نہ سعی میں۔ اور ان پر اضطباع (دبانے کندھے کو کھلا رکھنا) بھی نہیں ہے۔ (مغنی ۳/۲۲۲)

مردوں سے مزاحمت

۱۰۔ رہی بات ان مناسک حج کی جن کو ایک حاکمہ عورت انجام دے سکتی تو وہ یہ ہیں: احرام کی نیت کرنا، عرفہ میں ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، اور حمرات کو ننگریاں مارنا، اہلیت طواف اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے؛ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

رمل

”عام حاجی جو جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی جاؤ لیکن بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔“

اضطباع

(متفق علیہ)

تنبیہ...

طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو جنس آ جائے تو ایسی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لئے کہ سعی کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔

عورتوں کے مخصوص احکام

۱۱- عورتوں کے لئے چاند غائب ہونے کے بعد ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے کوچ کر جانا اور منی پہنچنے کے بعد بھیڑ زیادہ ہونے کے ڈر سے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا بھی جائز ہے۔

۱۲- عورت حج اور عمرہ میں اپنی چوٹی کے کناروں سے انگلی کے پورے برابر بال کاٹ لے، بال منڈوانا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔



۱۳- حائضہ عورت حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور چوٹی سے کچھ بال کم کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے، احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر حرام تھیں اب وہ حلال ہو گئیں۔ البتہ اپنے شوہر کے لئے طواف افاضہ کے بعد ہی حلال ہوگی، اگر اپنے آپ کو شوہر کے قابو میں دے دی تو اس پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے، یعنی مکہ ہی میں ایک بکری ذبح کر کے فقرا حرم کے درمیان تقسیم کرنا ہوگا۔

نصیف لوگوں کے ساتھ

۱۴- طواف افاضہ کے بعد عورت کو اگر حیض آجائے تو وہ اپنے وطن سفر کر سکتی ہے اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیث عائشہ میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: (صفیہ بنت حبیبہ) طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیں تو آپ نے فرمایا: ”کیا وہ ہم کو روک لے گی؟“

اپنے بالوں میں سے

تو میں نے کہا اسے اللہ کے رسول اللہ ﷺ وہ (جب منی سے) مکہ آئیں اور طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں تو اس کے بعد حائضہ ہو گئیں، آپ نے فرمایا: **حب تو وہ نکل جائے**“
شقی علیہ۔

حائضہ عورت
طواف وداع
سے ساقط ہو جاتا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کردی گئی ہے۔
(بخاری مسلم)۔



رہنمائے حج اور عمرہ

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ



زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

مدینہ: نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی جگہ ہے اور آپ کا ٹھکانہ ہے۔

اس میں مسجد نبوی ہے جو ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا نَسْتَدُ وَالرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ:

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَالْمَسْجِدِ هَذَا

وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

(بخاری)

ترجمہ: سفر نہ کرو سوائے تین مسجدوں کے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔ مسجد نبوی کی زیارت حج کے شرط یا واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا حج سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس کیلئے احرام ہے۔ البتہ وہ سال بھر کسی بھی وقت مشروع اور مستحب ہے۔ جس کو اللہ توفیق سے بلا حرمین شریفین تک پہنچنا میسر ہو جائے تو اس کے لئے مسنون ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے مدینہ جاوے پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مسجد النبی ﷺ (نبی کا شہر)

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو:

داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ،
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ وَجْهِهٖ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطٰنِيْهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ،
اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھنا شروع ہے۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد... سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر ریاض الجنہ میں پڑھے تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب و احترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، اللّٰهُمَّ اِيَّهٖ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ اَبْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ ، اللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ اَمْنِيْهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو، اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کرو اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور ان کے لئے بھی رحمت و مغفرت اور رضائے الہی کی دعا کرے۔
- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور رحمت و مغفرت اور رضائے الہی کی دعا کرے۔

ملاحظہ:

بعض لوگ مسجد نبوی کی زیارت کے وقت بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بدعت ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی وہ صحابہ کرام سے ثابت ہیں، وہ غلطیاں یہ ہیں:

✘ حجرہ نبوی ﷺ کی کھڑکیوں کو اور مسجد کے کناروں کو چھونا۔

✘ دعا کے وقت قبر کی طرف رخ کرنا۔

✔ صحیح بات یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا چاہئے۔



سورہ نبوی کی زیارت کرنے والے کے لئے مسئلہ ان ہے!

بقیع قبرستان کی زیارت کرنا: جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں! جن میں تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

شہداء اُحد کی زیارت کرنا: اس میں سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کے لئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے، وہ دعایہ ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَإِنَّا إِنَّا شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاجِفُونَ ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلِكُمْ الْعَافِيَةَ (مسلم)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔
یہ بھی مسنون ہے کہ:

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو با وضو ہو کر مسجد قباہ جائے۔ یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کر لے، نبی کریم ﷺ اس مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے، حدیث صحیح بن حنیف میں اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قباہ آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

مدینہ میں ان کے علاوہ کسی اور مسجد یا جگہ کی زیارت مشروع نہیں ہے،

لہذا مسلمان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اور جس چیز میں ثواب ہی نہیں ہے اس کی خاطر ادھر ادھر گھوم پھر کر اپنے اوپر بوجھ نہ لے۔

مسجد نبوی



رہنمائے حج اور عمرہ

اہم فتاویٰ

اقرباؤم ربک الذی غنی عننا انان
فی علم باقیم علم الانبیا
متنی ان لا ربک
کان فی ذی

لعلکم
الذی غنی
عننا انان
فی علم
باقیم
علم
الانبیا
متنی
ان لا
ربک
کان
فی ذی

اہم فتاویٰ

بعض لوگ ہوائی راستے سے آنے والے حاجی کو جدہ سے احرام باندھنے کا فتویٰ دیتے ہیں اور بعض دیگر لوگ اس سے منع کرتے ہیں لہذا اس مسئلہ میں صحیح بات کیا ہے؟ ہمیں بتائیں اللہ آپ کو جزا بخیر دے۔

سوال

بحری خشکی اور ہوائی راستوں سے آنے والے تمام حاجیوں کو اسی میقات سے احرام کی نیت کرنا واجب ہے جس پر سے وہ گزرتے ہیں؛ خشکی والے اپنے راستے میں پڑنے والی میقات سے، اور بحری اور ہوائی راستوں والے اپنی میقات کے بالقابل مقام سے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیح کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

جواب

مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَأْتِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِمْ مِثْرًا أَزَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (متفق علیہ)۔

یہ ان تکہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ جدہ باہر سے آنے والوں کی میقات نہیں ہے، جدہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے اور ان لوگوں کی بھی میقات ہے حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر جدہ آئے پھر ان میں حج یا عمرہ کا ارادہ ہو گیا۔

سوال

ایک شخص اپنے لئے حج کی نیت کر لیا پھر اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا وہ نیت تبدیل کر سکتا ہے؟ اسی طرح ایک شخص اپنے طرف سے حج کی نیت کر لیا، وہ پہلے بھی حج کر چکا ہے، جب عرفہ پہنچا تو اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا اس کو نیت تبدیل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

ایک شخص جب اپنی طرف سے حج کی نیت کر لیا ہے تو اس کو نیت تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے۔ نہ راستے میں نہ عرفہ میں اور نہ ہی کسی دوسری جگہ میں۔ اپنی طرف سے کرنا لازم ہے اس کو تبدیل نہیں کر سکتا نہ اپنے والد کیلئے نہ اپنی ماں کے لئے اور نہ ہی کسی دوسرے کے لئے؛ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (بقرہ: ۱۹۶) اور حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔ لہذا جب اس نے اپنے لئے نیت کر لیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے لئے ہی اس کو پورا کرے اور جب دوسروں کے لئے نیت کیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوسروں کے لئے اس کو مکمل کرے، احرام کی نیت کے بعد تبدیلی نہیں کر سکتا، بشرطیکہ وہ پہلے اپنی طرف سے حج کر چکا ہو۔

(مبداء العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)



بچپن میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا۔ میں ایک قابل اعتماد شخص کو والدہ کی جانب سے حج کرنے کے لئے اجرت دے دیا۔۔ نیز میرے والد بھی انتقال کر چکے ہیں، میں ان دونوں میں سے کسی کو نہیں پہچانتا۔ میں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنا ہے کہ اس نے حج کیا ہے۔ اب کیا میں اپنی والدہ کے حج کے لئے کسی دوسرے شخص کو اجرت پر متعین کروں یا مجھے خود ہی ان کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے؟ اور کیا میں اپنے باپ کی جانب سے بھی حج کروں جب کہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے حج کیا ہے؟

سوال

ان دونوں کی طرف سے اگر آپ خود حج کریں اور شرعی طریقہ پر اپنے حج مکمل کرنے کی کوشش کریں تو یہ افضل ہے، اور اگر کسی دیندار اور امانت دار شخص کو اجرت دیکر ان کی جانب سے حج کرائیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، افضل تو یہ ہے کہ آپ خود ان کی جانب سے حج اور عمرہ ادا کریں۔ اس سلسلہ میں جس کو آپ نائب بنائیں ان کو اس بات کی تاکید کرنا شروع ہے کہ وہ ان دونوں کی جانب سے حج اور عمرہ کریں۔ آپ کا یہ کام والدین کے حق میں نیکی اور احسان شمار ہوگا، اللہ ہماری اور آپ کی جانب سے قبول فرمائے۔

جواب

ایک عورت حج ادا کر لی اور تمام مناسک حج بھی انجام دی لیکن رمی جمار میں اپنی طرف سے دوسروں کو وکیل بنا دی کہ وہ اس کی جانب سے نکلے یاں مار دے اس لئے کہ اس ساتھ چھوٹا بچہ تھا، واضح رہے کہ اس کا یہ حج فرض تھا، تو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال

اس سلسلہ میں اس پر کچھ نہیں ہے، وکیل جب اس کی طرف سے رمی کر دیا ہے تو یہ کافی ہے، اس لئے کہ رمی جمار کے وقت بھیڑ میں مورتوں کے لئے خطرہ ہے، خاص کر جن کے ہمراہ بچہ بھی ہو۔

جواب

اہم فتاویٰ

کیا ایک شخص دوسرے شخص کی وصیت حج کو انجام دے سکتا ہے؟ واضح رہے کہ جس نے وصیت کی ہے وہ زندہ ہے۔۔

سوال

حج کی وصیت کرنے والا یا حج میں نائب بنانے والا بڑھاپے یا دائمی بیماری کے باعث حج نہیں کر سکتا تو اس کو نائب مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے باپ حج کرنے پر قادر ہیں اور نہ ہی سواری پر بیٹھ سکتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے حج کرو اور عمر و کرو، اسی طرح خنعدیہ نامی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن وہ حج کرنے پر قادر نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ: تم اپنے باپ کی جانب سے حج کرو۔

جواب

(مبداء العزیزین عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

ایک شخص اپنی جانب سے حج کی وصیت کے بغیر فوت ہو گیا، اگر اس کا بیٹا اس کی جانب سے حج کر لے تو کیا باپ سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا؟

سوال

میت کا مسلمان بیٹا جو پہلے حج کر چکا ہو، اگر اپنے باپ کی جانب سے حج کر لے تو اس (میت) سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا اسی طرح بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا مسلمان بھی میت کی جانب سے حج کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ جیسا کہ صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ کا فرض جو بندوں پر ہے میرے بوز سے باپ پر بھی عائد ہو گیا ہے لیکن وہ نہ حج کرنے پر قادر ہے اور نہ سواری پر بیٹھ سکتا ہے، تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی جانب سے حج کر سکتی ہیں۔

جواب

(مبداء العزیزین عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔



سوال

جواب

کیا حاجی حج کی سعی کو طوافِ افاضہ سے پہلے کر سکتا ہے؟

حاجی اگر مفرد یا قارن ہے تو اس کے لئے حج کی سعی کو طوافِ افاضہ سے پہلے کرنا جائز ہے! یہ سعی طوافِ قدم کے بعد کر لے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ صحابہ کرام جنہوں نے ہجرت (قربانی) کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔ ہاں اگر حاجی مُتَمَتِّع ہے تو اس کو دو سعی کرنا ضروری ہے۔ پہلی سعی طوافِ قدم کے ساتھ جو عمرہ کی سعی ہے اور دوسری حج کی سعی جس کو طوافِ افاضہ کے ساتھ کرنا افضل ہے، اس لئے کہ سعی طواف کے بعد ہے، راجح قول کے مطابق اگر طواف سے پہلے سعی کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ ”میں طواف سے پہلے سعی کر لیا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔“

حاجی عید کے دن پانچ کام ترتیب وار ادا کرے:

- ۱۔ حجرہ عقبہ کو نکلنا یا مارنا،
- ۲۔ قربانی کرنا،
- ۳۔ بالِ منڈ اٹایا کم کرنا،
- ۴۔ طوافِ افاضہ کرنا،
- ۵۔ سعی کرنا۔

افضل تو یہ ہے کہ ان کاموں کو مذکورہ ترتیب کے ساتھ انجام دے۔

اگر ایک کو دوسرے سے پہلے ادا کر لے خصوصاً ضرورت کے وقت تو کوئی حرج نہیں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور اس کی جانب سے آسانی ہے۔

(محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)۔

اہم فتاویٰ

ایک شخص اپنا عمرہ کر لینے کے بعد اپنے والد کے نام سے عمرہ کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
اپنے والد کا عمرہ تعہیم سے کیا ہے، کیا اس کا یہ عمرہ صحیح ہے؟ یا اس کو اصلی میقات سے احرام
باندھنا ضروری ہے؟

سوال

جب آپ اپنے عمرہ فارغ ہو کر حلال ہو گئے ہیں اور اپنے والد کی طرف سے عمرہ کرنے
کا ارادہ ہے۔ جن کا انتقال ہو گیا ہے یا وہ عاجز ہیں۔ تو آپ محل مثلاً تعہیم سے عمرہ
کا احرام باندھ سکتے ہیں اصلی میقات کی طرف سفر کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔
(علمی بحث اور فتویٰ کی داغ بیل)

جواب

احرام کے وقت زبان سے نیت کرنا کیسا ہے؟

سوال

حج و عمرہ کی نیت کے علاوہ زبان سے نیت کرنا مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حج
اور عمرہ میں رسول اللہ ﷺ سے وارد ہے، رہا نماز اور طواف وغیرہ میں تو ان میں سے کسی
میں بھی زبان سے نیت کرنا مناسب نہیں ہے، لہذا ایوں نہ کہے: نَوَيْتُ أَنْ أَصِلِّيَ كَذَا
وَ كَذَا "میں نیت کرتا ہوں نماز پڑھنے کی وغیرہ" یا نَوَيْتُ أَنْ أَطُوفَ كَذَا وَ كَذَا
'میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی وغیرہ' بلکہ اس طرح زبان سے نیت کرنا بدعت ہے،
اور اس کو بآواز کہنا سب سے زیادہ برا اور سخت گناہ ہے، اگر زبان سے نیت کرنا جائز ہوتا تو
نبی کریم ﷺ امت کو اپنے فعل یا قول سے اس کی وضاحت فرمادیتے اور سلف صالح اس
کو اپنا لیتے۔ جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ چیز منقول نہیں ہے تو معلوم
ہوا کہ وہ بدعت ہے، آپ ﷺ فرما چکے ہیں کہ:

جواب

"سب سے بدترین کام بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے" (مسلم)

اور فرمایا: "جو شخص ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

(مشکوٰۃ)

اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

"جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"

(عبدالمعز بن عبد اللہ بن ہارم رحمہ اللہ)





سوال

مکہ سے وطن واپس ہوتے وقت کیا طوافِ افاضہ کو طوافِ وداع کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے؟ اس میں کوئی خرچ نہیں ہے، اگر کوئی رمی جمار اور دیگر کاموں سے فارغ ہو چکا ہے لیکن طوافِ افاضہ کو مؤخر کر دیا ہے اور جب سفر کا عزم کر لیا تو سفر کے وقت طواف کر لیا۔ ایسی صورت میں طوافِ افاضہ ہی کافی ہے طوافِ وداع کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر دونوں طواف کر لیا تو یہ خیر درخیر ہے لیکن جب ایک پر اکتفا کر لیا اور طوافِ وداع کی بھی نیت کر لی یا دونوں طواف کی ایک ساتھ نیت کر لی تو یہ بھی درست ہے۔ (مہد اعز بن مہد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

جواب

سوال

میں جدہ کا باشندہ ہوں سات بار حج کر چکا ہوں لیکن میں طوافِ وداع نہیں کیا اس لئے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ جدہ والوں پر طوافِ وداع نہیں ہے، مجھے بتائیں کیا میرا حج صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ آپ کو جزاؤں فرمادے۔

جواب

جدہ کے باشندوں پر ضروری ہے کہ حج میں طوافِ وداع کے بعد ہی اپنے گھر لوٹیں اسی طرح اہل طائف اور ان کے ہم حکم لوگ... اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عام ہے جس میں آپ نے حجاج کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

(تم میں سے کوئی بزرگ کوچ نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو)۔ (مسلم)۔ اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو

حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ جنس اور نفاں والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے

اور جو شخص اس کو ترک دے اس پر دم واجب ہے جو اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں حصہ یا ایک مکمل بکری: بجیر ہو تو جذع ہونا اور بکری ہو تو ایک سال کی ہونا کافی ہے، اس کو مکہ میں ذبح کر کے فقراہ حرم میں تقسیم کیا جائے، اس کے ساتھ توبہ واستغفار کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرے گا۔ (مہد اعز بن مہد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

اہم فتاویٰ

ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے ابھی وہ پانچویں پکڑی میں ہے کہ قامت ہوگئی اس نے نماز پڑھ لی پھر طواف مکمل کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو کیا وہ پانچواں پکڑی جو ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اس کو تھما کر کے جہاں سے طواف رک گیا تھا وہاں سے شروع کرے؟
یا پانچویں پکڑی کو منٹھی کر کے دوبارہ حجر اسود کے پاس سے شروع کرے؟

سوال

صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں وہ اپنے پکڑی کو منٹھی نہ کرے بلکہ باہر نماز کی خاطر جہاں سے طواف رک گیا ہے اس کے بعد سے اس پکڑی کو مکمل کر لے۔ و باللہ التوفیق
وسئلہ اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔
(لمسی بحوت اور فتویٰ کی راہی کتبلی)۔

جواب

ہم آئندہ جلیلیا میں رہتے ہیں اس سال آئندہ جلیلیا کا ایک بلاؤندہ فریضہ حج کی ادا جلیلی کا ارادہ رکھتا ہے اور سٹڈی سے سفر کرتے ہیں اور یہ ہمارا پہلا ہوائی اڈا ہے جبکہ اس کے علاوہ جدہ، ابوظہبی اور بحرین بھی ہمارے ہوائی اڈے ہیں، ایسی صورت میں ہماری میقات کہاں ہے؟ کیا ہم سٹڈی سے احرام باندھیں یا کسی اور جگہ سے؟ امید کہ جواب سے نوازیں گے، آپ کا شکر ہے۔

سوال

سٹڈی، ابوظہبی، بحرین حج اور عمرہ کے لئے میقات نہیں ہیں اور نہ جدہ آپ جیسے لوگوں کے لئے میقات ہے، وہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے لہذا جب آپ لوگ مکہ آتے ہوئے فضائی راستے میں سب سے پہلے جس میقات پر سے گزریں گے وہیں سے نفا میں آپ کو احرام باندھنا واجب ہے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیق کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

جواب

لَهُنَّ لُحُومٌ وَلَسُنَّ أَمَى غَلَبَتُهُنَّ مِنْ غَيْرِ أَعْلَهُنَّ مَبِيتِنَ أَرَاذِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (متحدیہ)۔
یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ لوگ میقات پر گزرنے سے پہلے ایرہوسٹس (ہوائی جہاز کے عملہ) سے پوچھ لیں، جس میقات سے آپ لوگ گزرنے والے ہیں اگر بغیر احرام کے اس پر سے گزر جانے کا اندیشہ ہے تو میقات سے پہلے ہی حج یا عمرہ کی نیت کر لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہا احرام کی تیاری کے لئے پاک و صاف ہونا، غسل کرنا یا احرام کے کپڑے پہننا تو یہ (میقات سے پہلے) کسی بھی جگہ سے جائز ہے۔

(لمسی بحوت اور فتویٰ کی راہی کتبلی)۔





اس شخص کا حکم کیا ہے جس نے حج قرآن کیا، لیکن اس نے قربانی نہیں کی، شاس کے بدلے (نقرا کو) کھانا کھلایا اور شہری روزے رکھے۔ اب وہ مکہ چھوڑ چکا ہے، حج ختم ہو گیا ہے، بیت اللہ اور مشاعرہ مقدسہ سے بھی دور ہو چکا ہے؟

سوال

حج قرآن کی وجہ سے مکہ مکرمہ ہی میں ایک قربانی کرنا اس پر واجب ہے، وہ خود کرے یا کسی قابل اعتماد شخص کو اپنا نائب مقرر کرے، اس قربانی کو نقراہ کی درمیان تقسیم کرے اور خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور جس کو چاہے ہدیہ بھی دے سکتا ہے، اگر قربانی کرنے سے عاجز آ جائے تو دس دن روزے رکھے۔

جواب

(علمی محوٹ اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

ایک حاجی طواف افاضہ اور طواف وداع کے سوا حج کے تمام ارکان اور واجبات کو مکمل کر لیا، لیکن طواف افاضہ حج کے آخری دن یعنی ایام تشریق کے دوسرے دن کر لیا اور طواف وداع نہیں کیا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اتنا کافی ہے، حالانکہ وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہے بلکہ سعودی کے دیگر شہروں کا باشندہ ہے، ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

سوال

جب بات ویسی ہی ہے جیسا ذکر کیا گیا ہے اور اس کا سفر طواف افاضہ کے فوری بعد ہوا تھا تو صرف طواف افاضہ کافی ہے بشرطیکہ وہ رمی حمرات سے پہلے ہی فارغ ہو چکا ہو۔

جواب

(علمی محوٹ اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

اہم فتاویٰ

میں نے حج افراد کیا اور عرفہ سے پہلے ہی طواف اور سعی سے فارغ ہو گیا، تو کیا طوافِ افاضہ کے ساتھ مجھ پر پھر طواف اور سعی کرنا لازم ہے؟

سوال

یہ شخص جس نے افراد کیا ہے اور اسی طرح قرآن کرنے والا؛ مکہ پہنچنے کے بعد طواف اور سعی کر لیتے ہیں اور منظر دیا قارن ہونے کی وجہ سے اپنی اسی نیت پر باقی رہے، حلال نہیں ہوئے تو ان کے لئے پہلی سعی کافی ہے پھر دوسری سعی کرنا لازم نہیں ہے۔ جب عید کے دن یا عید کے بعد طوافِ افاضہ کر چکا ہے تو یہی کافی ہے بشرطیکہ وہ یومِ النحر تک حلال نہ ہوا ہو، یا اس کے پاس ہدیٰ کا جانور ہے تو وہ یومِ النحر ہی کو عمرہ اور حج سے ایک ساتھ حلال ہو جائے۔ اور جو سعی اس نے پہلے کی ہے وہی کافی ہے، چاہے اس کے ساتھ ہدیٰ ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ وہ عرفہ سے واپس ہونے کے بعد عید کے دن ہی حلال ہوا ہو، اس کو دو بارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دوسری سعی تو صرف مُتَمَتِّع پر ہے جو حج کی سعی کہلاتی ہے۔ (ملی بحث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)

جواب

اس شخص کا کیا حکم ہے جو مکہ گیا لیکن اسے حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں تھا؟

سوال

جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے کے بغیر مکہ گیا جیسے تاجر، نوکری کرنے والے پوسٹ مین اور ڈرائیور، وغیرہ جو کام کرنے کی فرض جاتے ہیں تو ان کو احرام کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے، الا یہ کہ ان کی خواہش ہو؛ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے موافقت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: **هَذَا لَهُمْ وَلَسْنَا أَنَا عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ** (متفق علیہ)۔

جواب

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے ان پر سے گزر جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان موافقت پر سے گزرے اور اس کو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو ان پر احرام لازم نہیں ہے، یہ اللہ کی رحمت اور آسانی ہے اس کے بندوں پر۔

(کتاب التَّحْقِيقِ وَالْإِسْبَاحِ از عبد المعز بن بن باز)

اہم مسائل

سوال کیا عورت حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کر سکتی ہے؟ یا کہ وہ حج کے ایام میں پاک رہے؟ حج کے وقت عورت کو حیض روکنے کی دوا استعمال کرنا جائز ہے لیکن یہ کسی اسپتال ڈاکٹر کے مشورے کے بعد کرے تاکہ عورت کی صحت کی حفاظت ہو، یہی حکم اس وقت بھی ہے جب رمضان میں عام لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنا چاہتی ہو۔

(مذاہب صحیحین، علامہ ابن باز رحمہ اللہ)۔

سوال جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ دیگر ایام میں بیعتات پہنچے تو اس کا حکم کیا ہے؟ بیعتات پہنچنے والے کی دو حالتیں ہیں:

جو اب

(۱) اگر حج کے علاوہ دیگر مہینوں میں پہنچے مثلاً رمضان یا شعبان وغیرہ تو اس کے حق میں سنت یہ ہے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اپنے دل میں نیت کرے اور زبان سے لیتُك غَمْرَةً يَا اَللّٰهُمَّ لِيَّتِكَ غَمْرَةً کہے بیت اللہ پہنچنے تک کثرت سے تکبیر کہے بیت اللہ کو دیکھ کر تکبیر بند کرے اور طواف کے سات پھر لگائے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا مروہ کے درمیان سات سنی کرے اسکے بعد اپنے سر کے بال مونڈوائے یا کم کرائے، اس طرح اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور اس کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو حرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

(۲) دوسری حالت یہ ہے کہ اگر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں بیعتات پہنچے تو ایسے شخص کے لئے تین اختیار ہیں: ۱۔ صرف حج کرے، ۲۔ صرف عمرہ کرے، ۳۔ عمرہ اور حج دونوں کرے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذی القعدہ میں تہۃ الوداع کے موقع پر جب بیعتات پہنچے تو اپنے صحابہ کو انہیں تین چیزوں کے درمیان اختیار دیا تھا، اس شخص کے حق میں بھی یہی سنت ہے کہ اگر اس کے ساتھ وہی نہ ہو تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، اور عمرہ مکمل کر لے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ کے قریب پہنچے تو صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کی نیت کو عمرہ کی نیت میں تبدیل کر لیں اور انہیں اس کا تا کیروی حکم فرمایا۔

(کتاب الايضاح، علامہ ابن باز رحمہ اللہ)۔



میری والدہ عمرہ دراز ہیں، حج کا ارادہ رکھتی ہیں، لیکن اپنے ملک میں ان کا کوئی محرم نہیں ہے، اور محرم کے اثر اجات بھی بہت زیادہ ہیں جو ان کو برداشت کرنا پڑتے ہیں، ایسی صورت میں مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

سوال

ایسی عورت پر حج نہیں ہے، اس لئے کہ عورت کو محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھی، اگر محرم مل جائے تو حج کر لے۔ اور حج کئے بغیر انتقال کر گئی تو اس کی جانب سے اس کے مال سے حج کرنا مناسب ہے، اگر کسی نے بخوشی اپنا مال لگا کر اس کی جانب سے حج کرتا ہے تو یہ اچھا ہے۔

جواب

ری حمرات کے لئے وکیل بنانا کب جائز ہے؟ کیا کچھ ایسے دن بھی ہیں جن میں وکیل بنانا جائز نہیں ہے؟

سوال

تمام حمرات میں وکیل بنانا جائز ہے، ایسے بیمار کے لئے جو ری کرنے سے عاجز ہو، اور حامل عورت جسے اپنی ذات پر خوف ہو، اور ایسی دودھ پلانے والی عورت جس کے بچوں کی دیکھ بھالی کرنے والا نہ ہو، اور بوڑھے اور بوڑھی عورت وغیرہ، جو ری نہ کر سکتے ہوں، اسی طرح بچے اور بچی کا ولی ان دونوں کی جانب سے ری کرے، ہر جمرہ کے پاس ایک وقت میں دونوں کی ری کر لے پہلے اپنی جانب سے سنگریاں مار لے پھر اپنے موکل (جس کی نیابت کر رہا ہے اس) کی جانب سے، لیکن ری کی ذمہ داری وہی شخص لے جو حج کر رہا ہو، جو شخص حج نہیں کر رہا ہے وہ دوسروں کی جانب سے ری نہیں کر سکتا، اور نہ اس کا ری کرنا کافی ہے۔

جواب

اہم نکات

میں طہارت کے بغیر مثلاً ماہواری میں قرآن کی بعض تفسیریں پڑھتی ہوں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

سوال

حیض اور نفاس والی عورتوں کو تفسیر کی کتابیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ علماء کے ودقول میں سب سے زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ مصحف کو چھوئے بغیر یا آواز بلند قرآن پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، رہا جنسی شخص تو اس کے لئے غسل کے بغیر قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ تفسیر کے ضمن میں آنے والی آیات پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ سوائے جنابت کے آپ ﷺ کو کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔

جواب

لا علمی سے میں نے عمرہ کے دوران برقعہ پہن لی تو اس کا کیا کوئی کفارہ ہے؟

سوال

برقعہ یعنی نقاب جب منظورات احرام میں داخل ہے تو اس کے پہننے سے عورت پر فہد یہ واجب ہو جاتا ہے: ”یا تو قربانی کرے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا تین روز سے رکھے، لیکن یہ اس وقت ہے جب اس کو غلطی کا علم ہو اور اس کو یاد دلا یا گیا ہو، البتہ جو عورت حکم معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یا بھول کر پہن لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، فدیہ تو صرف عمدہ غلطی کرنے والے پر ہے۔“

جواب



دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** (سب سے بڑھ کر وہی دعا فرقہ کے دن کی دعا ہے، اور سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے یعنی: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) ترجمہ: ”نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے وہ تھا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی صحیح سند سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: (سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّيْلَةُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ)۔

ترجمہ: ”اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ ششوش و خمضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس ذکر کو بکثرت پڑھنا چاہئے جسے موسیٰ اللہ کی تعریف، اس کی پاکی اور بڑائی سے متعلق اس عظیم دن میں شریعت کے ثابت شدہ اذکار اور دعائوں کا بروقت زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہئے، جامع و گراور دعائوں کا استحباب کر لیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ.
- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ الْفَضْلُ وَالْقُدْرَةُ الْعَظِيمَةُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُتَخَلِّصِينَ لَهُ مِنَ الدِّينِ، وَلَا نَحْمَدُهُ إِلَّا بِاللَّهِ.
- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

● رَبَّنَا آتِنَا مِنَ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ مِنَ الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّنَا لِمَنْذُورٍ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَدْعُونَكَ بِمَسْئَلٍ يُسْتَجَابُ لَكُمْ بِهِ فَسَبِّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكُمْ حِينَ تَقُومُونَ وَمِنْ مَقَامِكُمْ إِذ تَقُومُونَ﴾ (موسیٰ: ۶۰)

”اور تمہارا رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائوں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل اور کچھم میں ملنے جائیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارا رب ہائیا، کریم اور بخشنے والا ہے، جب بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ ان کو مانگی لواتا میں۔“ آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: ”ہر مسلمان جو اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہیں ہے تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز سے نوازی دیتا ہے۔ ۱۔ یا تو جلدی اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ ۲۔ یا آخرت میں اس کے لئے اس کی دعا کو ذخیرہ بنا کر دیتا ہے۔ ۳۔ یا پھر اس سے اسی جیسی ایک سمیرت کو نال دیتا ہے، لوگوں نے کہا جب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں کریں گے تو آپ نے فرمایا: اللہ بھی تم پر زیادہ کرنے والا ہے۔“

دعا کے بعض آداب

- اخلاص اور لہیت۔
- اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں پھر اپنے لئے دعا کریں اور دعا کا اتمام بھی اللہ کی حمد و ثنا اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کریں۔
- دعا میں عزیمت اختیار کریں (یعنی اپنی ضرورت کو شک کے الفاظ میں نہیں بلکہ یقین کے الفاظ میں بیان کریں)، اور دعا کی قبولیت پر یقین رکھیں۔
- دعا میں گڑگڑائیں اور قبولیت دعا میں جلدی نہ کریں۔
- دعا میں دل و ماغ کے ساتھ حاضر رہیں۔
- خوش حالی اور بد حالی ہر دونوں حالتوں میں دعا کریں۔
- صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔
- اپنے اہل مال، اولاد اور اپنے آپ کو بدعا نہ کریں۔
- ہلکی آواز میں دعا کریں، نہ اونچی ہو اور نہ بالکل پست بلکہ دونوں کے درمیان۔
- گناہ کا استغاثہ کریں اور مغفرت طلب کریں، اللہ کی نعمت کا استغاثہ کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔
- دعا میں تکلف نہ کریں۔
- دعا کے لئے فارغ ہو جائیں خشوع، لاجل طبع، ڈراور خوف کے ساتھ دعا کریں۔
- توبہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق ادا کر دیں۔
- دعائیں تین بار کریں۔
- قبلہ رخ ہو جائیں۔
- دعا میں ہاتھ اٹھائیں۔
- اگر میسر ہو تو دعا سے پہلے وضو کر لیں۔
- دعا کے وقت اللہ کے ساتھ ادب اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) دعا عبادت ہے۔

دعا کے لیکن آداب

- پہلے اپنے لئے دعا کریں پھر دوسروں کے لئے مثالیوں کہے:
- اے اللہ مجھے اور فلاں فلاں کو معاف کر دے۔
- دعا میں اللہ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات علیا کا وسیلہ اختیار کریں، یا اپنے کسی نیک عمل کے واسطے سے دعا کریں، یا کسی نیک آدمی سے جو زندہ اور حاضر ہو اس سے دعا کی درخواست کریں۔
- کھانا پینا اور کپڑا حلال کا ہو۔
- گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں۔
- دعا کرنے والے کو چاہیے کہ بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے اور گناہوں سے بچے۔

وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- درمیانی رات میں۔
- ہر نماز کے بعد۔
- اذان اور اقامت کے درمیان۔
- رات کے آخری تہائی حصہ میں۔
- اذان کے وقت۔
- بارش نازل ہوتے وقت۔
- جمعہ کو دن کی آخری گھڑی میں۔
- گچی نیت کے ساتھ زمزم کا پانی پیتے وقت۔
- سجدے میں۔



لذاتِ کات حسن میں دعا قبول ہوتی ہے

- ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان کے لئے۔
- عرفہ کے دن کی دعا۔
- دینی مجلس میں جب لوگ جمع ہو جائیں۔
- اپنے بچے کے لئے باپ کی دعا یا پد دعا۔
- مسافر کی دعا۔
- نیک اولاد کی دعا اپنے والدین کے لئے۔
- دشو کے بعد، بشرطیکہ ماٹور دعا پڑھی جائے۔
- ہجرہ شغریٰ کو ننگریاں مارنے کے بعد۔
- ہجرہ ہاشمیٰ کو ننگریاں مارنے کے بعد۔
- کعبے کے اندر دعا کرنا، اور جو جہنم (حیطیم) میں نماز پڑھے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھا۔
- عقاب دعا کرنا۔
- مردہ پر دعا کرنا۔
- مشعر حرام (مزولفہ) میں دعا کرنا۔

اس میں شک نہیں کہ مومن ہر وقت اور جہاں بھی ہوا اپنے رب سے دعا کرتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اپنے بندے سے قریب ہے، اس کا فرمان ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾ (ابراہم)۔

ترجمہ: ”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔“

لیکن یہ سارے اوقات، حالات اور ماحول تو مزید اہتمام پر دال ہیں۔

منتخب دعائیں

عرفات، مشعر حرام، اور دیگر دعا کے مقامات پر ذیل کی دعائوں کو پڑھنا یا جتنا میسر ہو سکے ان کے ذریعہ دعا کرنا مناسب ہوگا:

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي - اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي
وَأَمِنْ رُوعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي
وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي -

اللَّهُمَّ

عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَمِنَ التَّخَلُّفِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا الْيَوْمِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا
وَأَخِرَهُ نَجَاحًا، وَأَسْأَلُكَ خَيْرِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَى بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ
الْكَرِيمِ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِيرَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أُعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ، أَوْ أَكْتَسِبَ حَظِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ



دعا عبادت ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ - اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ .. وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ -

اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي ، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي ، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْعَفْلَةِ وَالذَّلِيلَةِ وَالْمَسْكِينَةِ ، وَاعْوُذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالشُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ ، وَاعْوُذُ بِكَ مِنَ الصَّمِّ وَالنُّكْمِ وَالْجُدَامِ وَسَيِّئِ الْأَقْسَامِ -

اللَّهُمَّ آتْ نَفْسِي ثَقْوَاهَا وَزَكَّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّهَا ، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَلْمِ وَالْثَّرْدِ وَمِنَ الْعَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ ، وَاعْوُذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَمْخِطَ لِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاعْوُذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لِدُبْعَا وَاعْوُذُ بِكَ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي طَمَعًا -

دعا عبادت ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَمَاعَتَهُ ، وَأَوَّلَهُ
وَآخِرَهُ ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي ، وَتَضَعِ وِزْرِي ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِي ، وَتُحْضِنَ فَرْجِي ،
وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِي سَمْعِي ، وَفِي بَصَرِي ، وَفِي خَلْقِي ، وَفِي خَلْفِي ،
وَفِي مَخْيَأِي ، وَفِي عَمَلِي ، وَتَقْبَلَ حَسَنَاتِي ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذَرِكِ الشَّقَاءِ ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ ، وَشِمَاتَةِ
الْأَعْدَاءِ ، اللَّهُمَّ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ - اللَّهُمَّ مُصْرِفِ
الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ -

اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْضِنَا ، وَآكِرْمَنَا وَلَا تَهِنَّا ، وَاعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا ، وَابْرَأْنَا وَلَا تُؤْتِرْ عَلَيْنَا ،
اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا ، وَاجْرُنَا مِنْ حَزَبِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ -

اللَّهُمَّ اقْسِمْنَا لَنَا مِنْ حَسْبَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا
تُبَلِّغُنَا بِهِ حِسَّتِكَ ، وَمِنْ الْيَقِينِ مَا نُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَابِئَ الدُّنْيَا ، وَمَنْعَنَا بِاسْمَاعِنَا
وَأَبْصَارِنَا وَقُوَاتِنَا مَا أَحْبَبْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ
ظَلَمْنَا ، وَأَنْصِرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ
عِلْمِنَا ، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا بِدُنُوبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ
وَلَا يُرْحَمُنَا -

منتخب دعائیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ،
وَالْغَيْبَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَلِيمٍ ، وَالْفَوْزَ بِالْحَيَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ -

اللَّهُمَّ

لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ ، وَلَا عَسًا إِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَلَا ذَنْبًا
إِلَّا أَفْضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةَ مِنْ خَوَالِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا وَلَنَا فِيهَا صَلَاحٌ
إِلَّا فَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ، تَهْدِي بِهَا قَلْبِي ، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي ، وَتَلْمُ بِهَا
سَعْيِي ، وَتَحْفَظُ بِهَا عَالِيِي ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي ، وَتَبْيِضُ بِهَا وَجْهِي ، وَتُرَخِّي بِهَا
عَمَلِي ، وَتُلْهِيْنِي بِهَا رُشْدِي ، وَتُرَبِّدُ بِهَا الْبَعَثَ عَنِّي ، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ يَوْمَ الْقَضَاءِ ، وَوَعْدَ الشُّعَدَاءِ ، وَمَنْزِلَ الشُّهَدَاءِ ، وَمُرَاقَةَ
الْأَنْبِيَاءِ ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْآعْدَاءِ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةَ فِئِ إِيمَانٍ ، وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقِي ، وَنَجَاةَ بَيْعَةِ فَلَاحٍ ،
وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً مِنْكَ وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِقَّةَ ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَى بِالْقَدْرِ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ، إِنْ رِبِّيَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اللَّهُمَّ

إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي ، وَتَرَى مَكَانِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيِي ، وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ
شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي ، وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ ، وَالْمُسْتَجِيرُ الْمُسْتَجِيرُ ، وَالْوَجَلُ الْمُسْتَعْفَى الْمُسْتَعْفَى
الْمُعْتَرِفُ إِلَيْكَ بِذَنْبِهِ ، أَسْأَلُكَ مُسَالَةَ الْمَسْكِينِ ، وَابْتِهَالُ إِلَيْكَ إِتِهَالِ الْمُدْنِبِ الدَّلِيلِ
وَالْعَوْدُكَ دَعَا الْغَالِبِ الضَّرِيرِ ، دَعَا مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ ، وَذَلَّلَ لَكَ جِسْمَهُ ، وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -



دعا عبادت ہے

سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ ﴿١﴾ وَقَالَ الْإِنْسَانُ لَمَسْجُودٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ۔ (مسلم، ص ۱۰۲)

سفر کی دعا

اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ،
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ ﴿٢﴾ وَقَالَ الْإِنْسَانُ لَمَسْجُودٍ ﴿٣﴾
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسَأُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا ، الْبُرْ وَ الشَّقَى ، وَ مِنْ الْعَتَلِ مَا تَرْضَى ۔ اللَّهُمَّ هَيِّنْ
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا ، وَ اِهْمِ عَنَّا بَعْدَهُ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّاحِبُ مِنَ الشَّعْرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ،
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَ عَذَابِ الشَّعْرِ ، وَ كِتَابَةِ الْمَنْظَرِ ، وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْأَهْلِ
اور جب سفر سے واپس لوٹیں تو اوپر کی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھیں:
الْبُؤْسِ ، نَائِلُونَ ، غَابِلُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِلُونَ ۔ (مسلم)

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا إِنَّا أَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٤﴾

صفا اور مروہ پر یہ دعا پڑھیں:

آپ ﷺ جب صفا سے قریب ہوئے تو یہ پڑھے: إِذَا الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ سَعَاءِ اللَّهِ
أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ (میں شروع کرتا ہوں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے)،
پھر آپ ﷺ نے صفا سے آغاز کیا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھ لیا تو قبلہ
رو ہو گئے، اللہ کی توحید اور بڑائی بیان کی اور یہ دعا پڑھی:
(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْعِزَّةُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ الْحَجْرُ وَ عِدَّةٌ وَ نَصْرٌ عِنْدَهُ ، هَزَمَ الْأَخْرَابَ وَ حُدَّه)
پھر عام دعا کرتے، اس طرح تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی اور درمیان میں عام دعا فرمائی۔
اور مروہ پر وہی کام کے جیسا صفا پر کئے۔

محترم راجی صاحب

اے دبلے پتلے اونٹوں پر اور تمام دور دراز راستوں سے آنے والو!

آپ کا یہ حق ہے کہ آپ پوری کوشش کریں کہ آپ کا حج شہوانی باتوں، فسق و فجور، لڑائی جھگڑا اور گناہوں سے محفوظ رہے، آپ کا حج اللہ کی کتاب اور اس کے نبی محمد ﷺ کی سنت کے موافق ہو، کامل طریقہ پر ادا ہو، تاکہ آپ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اجر عظیم، گناہوں کی مغفرت برائی کا کفارہ، درجات کی بلندی، اور جنت پا سکیں، یہی وہ حج مبرور (مقبول حج) ہے جس کا ذکر ایک متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ متفق علیہ

حج مبرور جس کا بدلہ جنت ہے: وہ حج ہے جس میں احکام پورے پورے ادا کئے گئے ہوں، اور بہترین طریقہ پر ادا ہوا ہو، جو گناہوں سے خالی ہو، نیکیوں اور بھلائیوں سے بھر پور ہو، فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ حج مبرور: وہ حج ہے جس کی ادائیگی میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔

ہم آپ کی مومن روح کو ابھارتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ مضبوطی سے اللہ کی کتاب کو تقام لیں اور اس کے رسول ﷺ کی اقتداء کریں اور اپنے حاجی بھائیوں کے ساتھ تعامل کرنے میں اپنے اٹھنے بیٹھنے والوں کے لئے ایک قابل اتباع نمونہ ہو جائیں تاکہ آپ کا حج - ان شاء اللہ حج مبرور ہو، آپ کی کوشش قابل قدر ہو، اور آپ اپنے گھر کو اس حالت میں لوٹیں کہ گویا آج ہی آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہو، گندگیوں سے پاک، گناہوں سے دور ہو کر..

اور اے حاجی صاحب؛ جب آپ اپنے وطن کو لوٹیں گے تو۔

جب بھی آپ کا نفس آپ کو اللہ کی نافرمانی پر آمادہ کرے تو آپ اس دن کو یاد کریں جس دن آپ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے،... یاد کریں اس دن کو جب آپ عرفہ کے میدان میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے اللہ کی رحمت، اس کی معافی اور مغفرت کی امید میں تھے یقیناً یہ چیز آپ کو گناہوں اور برائیوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگی، ہم آپ تمام کے لئے اللہ سے حج مبرور اور قابل قدر کوشش کی دعا کرتے ہیں، وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔
ہمارے نبی، آپ کے آل، اور آپ کے تمام صحابہ پر اللہ کی رحمت ہو۔

طلال بن احمد العقیل

فہرست

۶	سفر کے آداب	۱
۸	احرام	۲
۱۰	احرام باندھنے کی جگہیں	۳
۱۲	مختلورات احرام	۴
۱۵	حج میں قسمیں	۵
۱۷	عمرہ کا طریقہ	۶
۲۵	حج کا طریقہ	۷
۲۶	ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ	۸
۲۸	عرفہ کا دن ..	۹
۳۰	مزدلفہ	۱۰
۳۲	ذی الحجہ کی دسویں تاریخ	۱۱
۳۳	طوافِ افاضہ	۱۲
۳۵	ایامِ تفریق	۱۳
۳۷	طوافِ وداع	۱۴
۳۸	حج کے ارکان اور واجبات	۱۵
۳۹	عورتوں کے مخصوص احکام	۱۶
۴۵	زیارت مسجد نبوی کا طریقہ	۱۷
۵۱	اہم فتاویٰ	۱۸
۶۵	وعدا	۱۹

أردو

المملكة العربية السعودية



وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

ہم حج کے مسائل مختلف طریقوں اور زبانوں میں پھیلاتے ہیں

www.al-islam.com
www.qurancomplex.com

رقم الإيداع : ٢٣/٣٩١٧
ردمك : ٩-٩٦٤-٤١-٩٩٦٠